

## 128256 - یوم عاشوراء یا یوم عرفہ اور قضاء رمضان کو جمع کرنا

### سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ سنت روزے رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھے جائیں، اور اسی طرح نفلی روزے مثلا یوم عاشوراء کا روزہ رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھا جائے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ عبادات میں شرکت یا تداخل کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس کی بہت ساری صورتیں ہیں جن میں یہ صورت بھی شامل ہے کہ واجب اور مستحب کو ایک ہی نیت میں جمع کیا جائے، چنانچہ جس نے مستحب روزے کی نیت کی تو وہ روزہ واجب اور فرض روزے سے کافی نہیں ہوگا، لہذا جس نے عاشوراء کی نیت سے روزہ رکھا تو یہ قضاء رمضان کے روزے میں کافی نہیں ہوگا۔

اور جس نے رمضان کے قضاء کے روزے کی نیت سے روزہ رکھا اور یہ عاشوراء والے دن رکھے تو یہ قضاء رمضان کا روزہ تو صحیح ہوگا، لیکن اسے عاشوراء کا روزہ نہیں کہا جائیگا، بعض اہل علم کے ہاں یہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ اس سے عاشوراء کے روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا۔

الرملى رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر وہ سوال میں قضاء رمضان یا پھر نذر وغیرہ کے روزے رکھے، یا اسی طرح یوم عاشورا میں ت واسے اس کے نفلی روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا، جیسا کہ والد رحمہ اللہ نے بارزی اور اصفوانی اور الناشری اور فقیہ علی بن صالح الحضرمی وغیرہ کے متابعت کرتے ہوئے فتویٰ دیا ہے۔

لیکن اس سے وہ کامل اور مطلوبہ ثواب حاصل نہیں ہوگا جو اکیلا عاشوراء کا روزہ رکھنے کا ثواب ہے، خاص کر جب رمضا المبارک کے روزے رہتے ہوں اور وہ سوال میں روزے رکھے " انتہی

دیکھیں: نہایة المحتاج ( 3 / 208 ) .

اور مغنی المحتاج ( 2 / 184 ) اور حواشی تحفة المحتاج ( 3 / 457 ) میں بھی اسی طرح درج ہے۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے یوم عرفہ یا یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کے ذمہ رمضان المبارک کی قضاء بھی ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ اس دن قضاء رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہے تو اسے دونوں اجر یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کے ساتھ قضا کے روزے کا بھی اجر ملے گا۔

یہ تو صرف نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارک کے ساتھ مربوط نہیں، لیکن سوال کے چھ روزے تو رمضان المبارک کے ساتھ مرتبط ہیں اور یہ رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کے بعد ہی ہونگے۔

اس لیے اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضاء سے قبل ہی سوال کے روزے رکھتا ہے تو اسے سوال کے چھ روزوں کا اجر حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد سوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے ہی روزے رکھے "

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو اسے تو رمضان کے سارے روزے رکھنے والا شمار ہی نہیں کیا جائیگا، حتیٰ کہ وہ رمضان کے روزے مکمل کر لے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الصیام ( 438 )۔

اس لیے انسان کو اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کی ادائیگی کرنے میں جلدی کرنے چاہیے، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے اولیٰ ہیں، لیکن اگر اس کے لیے وقت تنگ ہو اور وہ قضاء کے سارے روزے نہ رکھ سکے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضاء کے سارے روزے رکھے گا تو ایک فضیلت والے دن کے روزے کا اجر و ثواب حاصل نہیں کر سکے گا مثلاً یوم عاشوراء یا یوم عرفہ تو وہ اس دن قضاء کی نیت سے روزہ رکھ لے، امید ہے کہ اسے یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کا اجر و ثواب بھی حاصل کر سکے گا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل و کرم تو بہت وسیع ہے۔

واللہ اعلم .